سوال

میں آپ سے ایک مشورہ کرنا چاہتی ہوں کہ میرے لیے ایک بااخلاق اوردین والے شخص کارشتہ آیا ہے، اورمیں بھی بااخلاق اوردین والی ہوں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم پراپنی نعمت ہمیشہ قائم رکھے ہم اس شادی پر بالکل تیار تھے، لیکن شادی سے قبل میڈیکل چیک اپ سے علم ہوا ہے کہ ہم دونوں آپس میں موافق نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ ہماری اولاد میں سے پچاس فیصد اولاد تلسیمیا کا شکار ہو، اور پچس فیصد چانس ہیں کہ یہ بیماری انہیں نہ لگے، اور پچس فیصد چانس یہ ہیں کہ وہ تلسیمیا کی بیماری کا شکار ہونگے کیونکہ ہم دونوں کو ہی تلسیمیا کی بیماری ہے، یہ علم میں رہے کہ اسب یماری کے شکار شخص کو کوئی خطرہ نہیں، لیکن ممکن ہے کہ اگروہ اس بیماری کی شکار عورت سے شادی کرے تو یہ بیماری اولاد میں بھی منتقل ہوجائے میرے والد صاحب نے اختیار مجھ پر چھوڑ دیا کہ میں جو اختیار کرنا چاہوں کر سکتی ہوں، میں پریشان ہوں کہ آیا میرے لیے اولاد کی صحت کے مقابلہ میں دین واخلاق والا شخص بہتر اور افضل ہے یا کیا کروں ؟

جواب

الحمد للہ

بلاشک وشبہ نکاح کے مقاصد میں نیک وصالح اولاد پیدا کرنا اورامت محمدیہ میں کثرت کرنا شامل ہے، جیسا کہ ابوداود کی درج ذیل حدیث میں وارد ہے :

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا :

"مجھے ایک حسب ونسب والی عورت ملی ہے لیکن وہ بانجھ ہے اولاد پیدا نہیں کرسکتی، کیا میں اس سے شادی کرلوں ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں

پھر وہ شخص دوبارہ آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روک دیا، پھر وہ تیسری بار آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تو ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ تمہارے ساتھ باقی امتوں میں زیادہ ہونے پر فخر کرونگا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اس کی تکمیل اس طرح ہوگی کہ صحیح وتندرست اولاد پیدا کی جائے جو شریعت کے امور سرانجام دے سکے، اور رسالت کے کام کا بوجھ اٹھانے کی متحمل ہو

جب عورت اور مرد کو علم ہوجائے کہ ان دونوں کی شادی اولاد میں بیماری کا باعث بن سکتی ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ بیماری والا ہوسکتا ہے تو پھر ان دونوں کے لیے بہتری اسی میں ہے کہ وہ اس صورت میں شادی نہ کریں، تاکہ اس متوقع فساد کو روکا جاسکے، اور امت مسلمہ میں شر وضرر میں کمی کی جاسکے، اور خاوند و بیوی کو تکلیف و پریشانی سے بچایا جاسکے جو انہیں مرض کا شکار اولاد کی دیکھ بھال میں اٹھانے پڑیگی

ہماری اطلاع کے مطابق تو یہ ہے کہ جب خاوند اور بیوی دونوں ہی اس مرض کا شکار ہوں تو پھر ان کے ہاں پیدا ہونے والے بچہ میں پچس فیصد احتمال ہے کہ وہ صحیح وسالم اور تندرست ہوگا، اور پچس فیصد بیماری کا شکار ہوگا، اور پچاس فیصد اسب یماری کا حامل ہوگا

لیکن اگر خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایک اسب بیماری کا شکار ہو اور دوسرا صحیح و تندرست ہو تو پھر یہ خطرہ بہت ہی کم ہو جاتا ہے، کیونکہ اس حالت میں پچاس فیصد احتمال ہے کہ بچہ صحیح و تندرست ہوگا، اور پچاس فیصد احتمال ہے کہ وہ اس مرض کا حامل ہوگا، لیکن بچہ پیدائشی طور پر اس بیماری کا شکار نہیں ہوگا

تجرباتی طور پر یہ احتمالات اچھے نہیں، اور مستقر نہیں کیونکہ معاملہ سارے کا سارا اللہ سبحانہ و تعالی کی تقدیر کے ساتھ ہے

اگر واقعی معاملہ ایسا ہے تو پھر آپ کے لیے کسی صحیح و تندرست شخص کے ساتھ شادی کرنا ہی بہتر ہے، اور اس کا یہ معنی نہیں کہ آپ صحیح و تندرست کو دین و اخلاق والے شخص پر مقدم کریں، جیسا کہ آپ نے اشارہ بھی کیا ہے

مقصد یہ ہے کہ دین و اخلاق والا تندرست شخص تلاش کیا جائے، الحمد للہ یہ بہت مل جائینگے

جب آپ اپنی اولاد کی حفاظت اور امت مسلمہ میں اس بیماری کی کمی اور اس کے پھیلاؤ کو روکنے کی نیت سے یہ شادی نہ کریں تو ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیگا، اور اس پر اجر و ثواب بھی عطا کریگا

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور صحیح راہ کی راہنمائی فرمائے

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

98716